REGISTERD NO. A. 783



جلد ۱۳ نمبر ۳۹

مضامین

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۸ء

خواب میں بیداری

ایک صاحب ... کمال ... کرتے ہیں ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

دہری کی ہے حضور نے جو گفتگو نہیں
ہائے کیا اس نے تھا کچھ انداز تھے ہی کچھ انداز
اور بھی فرمادہ نرگس کی پریشان نظری
سرخی آنکھوں میں تھی ظالم کے گلابی ڈورے
چشم بیدار یہ زلفیں جو بکھر کر آتیں
[illegible]
سادگی اس کی رخسار کی پھر کیا کہیے
دیکھ پایا ہے جو ہنسی کے لب نازک کی
[illegible]
[illegible]
کیا ہی موزوں تھا لباس [illegible]
جسم نازک سے بھی آتی تھی خوشبو کی مہک
سر سے پا تک تھی غرض حسن ادا کی گٹھڑی
گھر میں آئی تھی دلہن [illegible]
غرض مضامین سے ہر ایک قرینہ [illegible]
[illegible]
شب کو تنہائی میں ہم دونوں ہوئے جب یکجا
بات ہر بات اٹھاتا رہا ہم آغوشی کا
صبح دم آنکھ کھلی جب تو یہ نقشہ دیکھا
[illegible]
پائجامہ کے عوض پہنے ہوئے ہے پتلون
[illegible]
آئینہ لیکے رخ صاف کو جا بجا دیکھا
[illegible]

پیٹھ ادا شاہانہ گھر میں میرے آئی دلہن
[illegible] صبر شکن
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

م ۔ م ۔ ب ۔ ی ۔ ل ۔ [illegible]

منطق آرا بیگم

بنام

سر ازل اسکاٹ حامی سیاست انگریز ہند

[illegible]

بیگم صاحب [illegible]

[illegible]

مسٹر اسکاٹ [illegible]

[illegible]

تم کو کہتے کہ کسی کی قسمیں [illegible]

[illegible]

مسٹر اسکاٹ صاحب [illegible]

گروہ اسے سخت [illegible] جب
[illegible] کے [illegible] نہیں [illegible] حل [illegible] ہیں
اور خیالی [illegible] کے [illegible] ہو رہے تھے۔
مسٹر اسکاٹ [illegible] کر [illegible]
آپ لیسی حل کے لیے کہاں ہیں [illegible]
ہیں [illegible] ایک [illegible] نہیں
[illegible] ہونے کے [illegible]
رہیں۔ [illegible] کہ [illegible]
کہتا ہے کہ [illegible] پالیسی پر ہیں [illegible] کی اجازت
نہیں [illegible]
رواج ہے [illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible]
وہی کر سکتا ہے جو [illegible] اختیار [illegible]
اور [illegible] کا یہ قول ہے

میں [illegible] ہوں [illegible] اپنے دل کا حال
ہم [illegible] ہو کے [illegible] کیا

میں [illegible] جہاں ماں باپ بھائی بہنوں کی [illegible]
اور [illegible] کی [illegible] نہ آئی [illegible] صاحب
کردہ [illegible] کرنے [illegible] بھائی۔ مگر [illegible]
ہے [illegible] خیال کر [illegible]
ہوتے نہ ہوتے [illegible] سکتے تھے؟

جس [illegible] گر [illegible]
[illegible] اور ہمارے [illegible]
[illegible] کی آزادی ملنی چاہیے
بالکل [illegible] ہے۔ [illegible] کی
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
ہونے کے لیے نہیں [illegible]
کی جان [illegible] کو [illegible]
[illegible] نہیں کر [illegible]
نہیں۔ مگر [illegible]
[illegible] ہیں
[illegible]

ہم [illegible] ہے [illegible]
اگر [illegible] ہو کیسی ہے [illegible]
[illegible] کو [illegible] کی جان حل کی [illegible]
عرض کی [illegible] سے محروم ہے [illegible]
[illegible] کیا عرض کروں یہ
[illegible] ہے۔ [illegible] حضور [illegible]
خیال [illegible] کیا [illegible]
حرام ہے۔ [illegible] حرام [illegible] کرتے ہیں [illegible]
[illegible] حرام [illegible]
[illegible] اور [illegible] حرام [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible]
ہو گیا۔ بیچارے [illegible] کی [illegible]
[illegible] نے [illegible] عرض کیا تھا کہ [illegible]
ہے [illegible] بالکل [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہیں
[illegible] حیا [illegible] کر سکے [illegible]
قسمت والوں کی ہے [illegible]۔

مسٹر اسکاٹ صاحب۔ انگریزی حکومت [illegible]
آسان نہیں۔ [illegible] کہ حکومت اور
ریاست میں [illegible]
کیا جا سکتا [illegible]
کیا گیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیں۔ [illegible]
کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] لگایا گیا۔

تم نے دوسری [illegible] بیان کی ہے کہ [illegible]
[illegible] نہیں
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

[illegible] سب [illegible] کے [illegible] ہیں تم نے
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] نے پوچھا آپ [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] کو [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب۔ [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ہو گی۔ مگر [illegible] نہیں۔
[illegible] ریاست کا [illegible]
انگریزی کے [illegible] کی ایک [illegible]
[illegible] دنیا میں [illegible] کر دیتی۔ مگر
دنیا [illegible] ہو کے [illegible] کرتی
[illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
اختیارات [illegible] کے [illegible] ایک
صاحب [illegible]
ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے [illegible] ہیں [illegible]

موقع دے کے اس طرح ازدواجی رعایا کو بہرہ ور کرکے
رواج ازدواج کا دعوے حق کیا۔ اب یہ دو دو تین تین شادیاں
کرنے لگے ازدواج کرتے ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہیے کیسی
فرماؤ ہے۔ یہ ملک دیگر رہی حکومت کا آج سے نہیں
ابتدا ہی سے تمہارے ہی بیچ کے معاملوں میں دخل دینے
کا حق حاصل ہے۔ جس قدر نے طول دیا ہے کیا ہے تو
تم اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ تمہارے ساتھ ان
فریبوں کی گردن میں بھی پھنسی ہو ٹیک چلن میں رہا یا
کے موجب میں نظم میں معقول میں معقول ہوں اپنی
ریاست میں امن امان قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ انگریزی
حکومت ہے ہوشیار۔ ہوشیاری ہی سے ہر قسم کا حق حاصل
کر لیتے ہیں۔ حق حقوق کا خیال سرحد کہاں جا گیا
تھا جب دلی میں کو زمرہ بازی معاملات از کال کوٹھری
میں بند کیا۔ مگر تھے اور ناسالیس کے جن کا حمل ہے
جو صورت دار تحتوں کی پریشیں آنکھوں میں تو تو یہ
گنگا رہے پال کے حضرت اودھ کی اُمت کی اس ایلان
میں شکست دی۔ رنڈی بازوں پر جو الا لگا دی
حق داروں کا حق مارا۔ اور ان سب خطیبوں کے
لیے سرکاری ایجنٹوں کی خوشامد کی جگہ اور جستہ پر
انھیں دو سپاہی قرار دیا۔ اپنے اختیارات سے غلط
کام لیا۔ گئے سونے چاندی کے برتنوں میں وہ تب
کھاتے تھے اور جو قریب گئے وہ شعلہ کھینچ کو تھو
پھرتے تھے۔ کسی کی جاگیر ضبط کسی کا مکان مسمار
کسی کے پاؤں کاٹ دیں۔ کسی کی بیٹی بہو آ پڑی
کے اندیشے میں۔ سچ سچ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ریاستوں
کے قبضے میں جو زمین ہے وہ خدائی حکومت سے
باہر ہے۔ مسٹر اسکاٹ صاحب جن ریاستوں کو
ہر قسم کے اختیار حاصل ہیں انھیں اب اور کسی قسم
کے حقوق کی ضرورت نہیں۔ جن لوگوں نے تمھیں
وکیل کیا ہے اُن میں سے کئی ریاستوں کے معاملات
اخباروں کا قدر دانی میں الم نشرح ہو چکے ہیں اخبار کا
کا قدر دان پورا اعتبار نہیں کرتی اس لیے کہ وہ دو قسم
کے ہیں۔ ایک خوشامدی دوسرے قابو ہی میں [illegible]
جو ٹیبل کے پیٹ پالتے ہیں [illegible] جو اپنی ہاتھ کا
جنتر منتر جاکے اپنا کام نکالتے ہیں وہ لیس وہ گیا تو

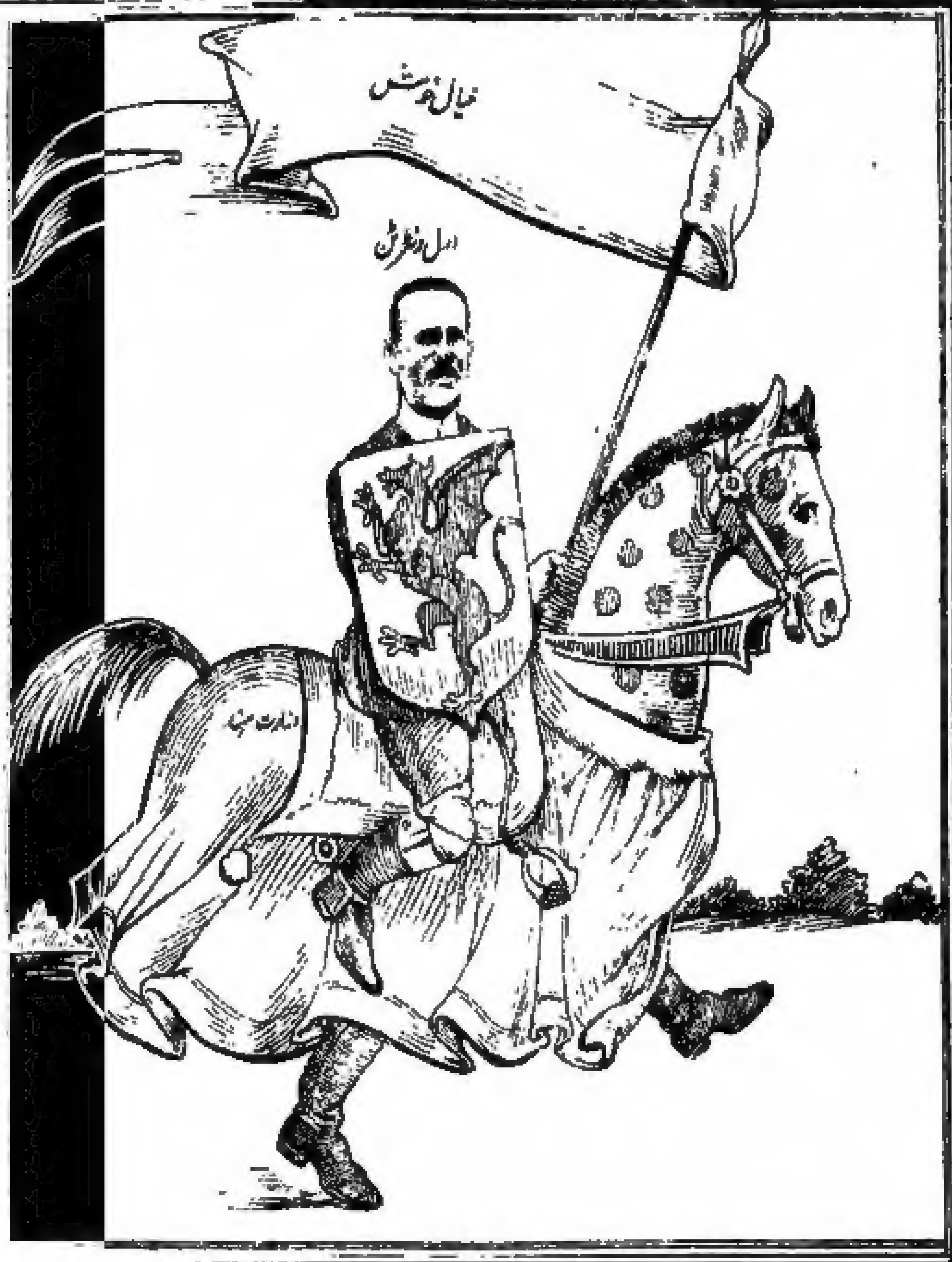
دونے ہوتے رسالے کے لکھ لیا ہو یا تو پھر اُسکی رہائی کی
وکالت اور رشقاوت کی جا رہی ہے جب دہلی میں مدعا ہے کا
قصہ دو اپنی طاقت میں خود ہی پڑنے لگے دہرہ ستی
ستر ہی ڈرست میں ادا کر گیا۔ مگر جب کچھ ہی ہوں کہ
رئیس کا دعوے عقل اور نقل کے خلاف ہے تو پھر کیا
کسی اخباری خبر کا بھروسہ کیا نہیں سمجھی۔
مسٹر اسکاٹ صاحب چاہے کچھ ہی مدعو کریں پر
قسمت کے دھنی ہیں شک نہیں۔ سامنے آگرہ کے
دست کا نظارہ کے پردے جلاکس کے ہاتھ لگنے کو
دکوروں کا ساتھی نکل گیا ہو۔ ہوتا ہے ساتھ ہی یہ
چار رقموں کے حق میں تو کوئی بہتری کی صورت
عقل نقل ہے۔ البتہ تمہارے حساب کے بل باہم
رہیں گے۔ شکل یہ ہوں جو تمہیں اخبار میں یہ خبر چھپی کہ
ایڈیٹر کیٹی کے سامنے آئندہ تحقیقات کا معاملہ
اب دیکھنا ہوگا چلے کہ کوئی نئی بگڑے کی بات
تھی رہ گئے گزشتہ سوالات تو شکل ہے کہ خدا
معلوم؟ بات کی بات خرافات کی خرافات۔ یہ
بات وہ بات نکال دو پھر سے بات۔ بھی کیا معاملہ کیا
ہے واللہ میں تو دان گئی۔ کہاں سے آئے کہیں سے
نہیں کہاں گئے تھے کہیں نہیں۔

جب روسیوں اور ایرانیوں سے پہنچی تھی تو ایک
معاملہ میں خلافی تھی روسیوں کی جو آپ جانتے مشہور
کبھی گنہگار نہیں ہوتا مگر معافی مانگنے کی خواہش بھی
ایرانیوں سے۔ ایران والوں نے انگریزی حکومت کو
وکیل بنا کے اُس سے مشورہ طلب کیا۔ وکیل صاحب نے
فرمایا کہ انصاف کی بات ہے یا تو باقاعدہ کے روسیوں
کے قدموں پر گر پڑو یا جو کچھ وہ مانگتے ہیں وہ لا کے
جھگڑا چکاؤ۔ اور شاعری ہی ہے نہ بھول جاؤ جب
معافی مانگتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں تو پھر تم ہی کیسے تھو
معافی مانگ لو روسی دشمن ہیں۔ ہم دوست ہیں۔
دوست کو دشمن پر ہمیشہ ترجیح ہے۔ اور ان کو یہ اوصاف
نہیں ہیں ہو کچھ روسی مانگتے ہیں انھیں تو دے کے بھی
ہاتھ حق ہاتھ لگنا بھی لا چاہیے۔ ہم ایسی نرالی نہیں
آزمائیں گے۔ ہم ایسے بے وقوف نہیں ہیں ؛

راقم ——— منشی [illegible]

مولانا [illegible] کا چپٹ بیگ
ضیافت مرحوم

مولانا۔ یہ کسی طاہر کا قلم نہیں کہ ادا کر سکے
کے شانیہ ہو تھا اس فرما کے آپ اللہ ہو جانے لگیں۔
اے حضرت ویلک ضیافت کا حال ہو ہو ابھی بخشے
کہ بمبئی کے گورنر صاحب اور ہو نے کی صفت دعوتی
کہ جب عزت عام میں سائیں کیسیلی یادہ اول کیسی تھی
میں دال جیا دو رجان محمد صاحب تھے ہی تھی۔ اللہ
اللہ خوش ذائقہ دال روٹی تو خوش پوشاک صاحب
رنگ برنگیلی چھیلی ٹھنڈی گنگا جمنی وہاں بیرسٹر صاحب
لٹ پٹی ٹوپی و دستار والے مرغے کا طاؤس پیر جی
مسلمان بیٹے گرٹ والے ٹھیکیدار سب ہی اپنی اپنی
دکھا رہے تھے میزوں پر جتا ہی کھلتی تھیں مجھے اللہ
دے اور بندہ لے کہتے پیارا [illegible] کھانوں کا
گرما گرم دھواں جوک کر بیچا رے دور ہوا تھا کہ
ابر آیا اور گھر گئے آیا میاں رعد کے قلم قدس میں
بیلاچ باسوری کا زور بندھا فریب لیگ کی جا بجا ہنچے
لگیں۔ اس سائیں کا فعل باطل اور انداز اختراع کا
محل ہو رہی۔ اے میرا بھائی گل دھما دور چھاد
کھاتا گیا اپنی ایسی تھیں ہیں ہو سے بانی دے پانی لے
پانی اور بہ بانی ہر قاب گرداب۔ پنجیری بجھو
بچھو ابھی۔ ہر جھیل دھار وا رہی۔ پر کا شاہ جھینگا
پلاؤ دالی کے چپا دریاں۔ سموسوں کی کشتیاں
آ رکے تختے تختے۔ آئس کریم کے تودے سطح آب ہے۔
بیت کے ٹکڑے چھلکے۔ بسکٹ کی مچھلیاں تیرنے لگیاں۔
غرض کھانے کا سار دسترخوان [illegible] پانی پانی تھا
کھانا خود [illegible] کھانا اور [illegible] سیل [illegible]
[illegible] کی [illegible] بھی [illegible] میزبانی جگہ کا
[illegible] تمام منتظر [illegible] کی بات نہیں آنکھوں
تعلق رکھتا ہے۔ اے [illegible] ساری شفقت [illegible] بیگ کے
[illegible] ہو گئی۔ [illegible] ہو گیا [illegible]
کی [illegible] چپٹا کیں بیگ کے [illegible] کی
طرح [illegible] ہوگئیں۔ کوئی [illegible]
اور [illegible] میں ہاتھ [illegible] کے [illegible] کو [illegible]



"کئی گھوڑیاں ہیں۔ کئی گھوڑیاں ہیں۔ اسپ نہ شد پیل شدہ"

"کیا کہیے۔ صورت بن کے بگڑ گئی۔ پاؤں ہو گئے آدمی کے۔ اب پیل ہی اس منزل کو طے کرے گا۔ اسپ [illegible]"

پہلا نمبر اعلیٰ درجہ کی ڈیوڑھی کے دروازے کی طرح بچائی۔ میاں عبداللہ وہاں کہ بس نہیں کرتے معلوم ہوا ہمارا ماموں مشکلات کے دانت نکل گیا مگر کا کام رہ گیا فرق ہے بخت کی خبر بھی کسے پتہ ہے آسمان پر بادل کی جھلک کہ بھی ہر طرف سے جاتی تھی جب کہ برسات میں پانی برسا۔ کوئی پوچھے کہ قدم لے کر ساتھ چلنے والے کا نتیجہ ہے کہ بوستان کی اتفاق کی ادا کو بیان نہیں جب تک اٹھا جاتے پھر نکالنا ہم پھر آپ کے نصیحت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ یہ خیال فرمائیے کہ جناب اس بار سلام برسات کی بدولت سر کے گھاٹ اترتے اور پہلے علاقے بھیگے اور رکھ لیے ہیں کوئی مثالات نہیں جب کہ شوق کھانے پانی کا ساتھ کیونکر ہم لگا جلدی جلدی نرم غذا پر پیچھے لگانے شروع کریں چاہئے اور دوستوں کی کارگری کا اختیار تھا سوال آج کس کے کام کی شکر اپنی جگہ میز پر سب علم میں آ گئی واللہ بھیگی جوتی پر تو میں مزا تھا کہ زبان سے نہیں حد سے بچپن جیل کی لطافت پر سیاہ مستورہ ہمیشہ پیچھے قربان جسیکی تعریف عاشق نے بایں الفاظ کی تھی کہ اگر کوئی شخص میوہ کو نیپال کے نگل جائے تو یقین ہے کہ حلق میں خواہ کتنے صاف پیٹ میں اتر جائے رہے آپ کی عورت تھی آہ وہ نرم نرم سمور سے وہ خوب ہی تار کباب کبھی نہ بھولیگے اے حضرت ساتھی کوئی نہ تھا تنظر لگانے والا کوئی نہ تھا پھر جھکتا کیوں شرماتا کس سے گیا تھا کھانے کے ارادے سے کھانا اور سے کھایا پانی ملا ارادہ مل گیا۔ سنتا ہوں کہ ہمارے دیانول خاں بہادر دوسری دعوت پھر کرینگے اور دعوت مرومہ کا غم نہ سہیں گے انشاء اللہ ملاو ملا میں برکت دے ہم تو پانی پی پی کے دعا مانگتے ہیں۔ جس کا کھاتے ہیں اس کا گاتے ہیں والسلام۔

ملا ______

مہاجر - شہر ابد

ضروری قانون

زندہ کی عطا سے تو | در کیسی خطا سے تو
دل خندہ جلا سے تو | ہر چہ کنی رضا سے تو

ابھی ہیں ملا۔ پردے کے متعلق ایسے متضاد مقالے ذہانت میں نے لکھے کہ ..... اچھے نکات کی تفصیل کر کے ایک رنگ نیا ہے اپنی طبیعی کی داد لے ہیں با لیوہ ملا عورت اسلام میں اب پردہ یقیناً بھسا ملکیہ سے ہے یکسکر کوئی نہیں جب ان



فسادات بنگال و ناسک

رپورٹ کے لیے معقول مواد ملنے کی امید ہے

ہزاروں ملک اٹھا ہادی سے کہ کہکنگی اور ہر گوشہ نفس کی کوئی کو کمال باہر کر کی تعلیم شروع میں ہے ہیں دور کریں۔ بیس فیصدی مسلمان تعلیم یافتہ ہیں تو ان کے یہ خیالات ہیں۔ وہ جناب قدر کی تیر کے لیے قائل ہو جاتے ہیں کہ بے پردگی سے اللہ تین فیصدی مسلمانوں کی عزت و عصمت میں فرق نہ آئے گا مگر کوئی ان سے پوچھے کہ ستائوے فیصدی بچے ان کا کیا حال ہوگا؟ یہی واقعہ ہے

تیری ہی یہ کی کرو تو بھی شہرہ کے ہو کے جو دیکھا پڑے گا۔

ان جنوں کا یہی ہے سبکے
یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھ

سرور ست احباب ایک مقبول مستند قانونیہ سیاسی پہلو دونوں کی حمایت اور مخالفین پردہ ہر اخبار کے رجحان کے بھروسے پر کامل قانون کے پیش کرتے ہیں۔ جو کوئی اپنا ایک خیال رکھتا ہو اور کسی اقلیتی پر مائل تقبل لوائم اور منصف مزاج کی استدعا رکھتے والا ہے کا سبب ہے معلوم کروانے کے قواب کا ہے؟

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق؟
کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق؟

واضح ہو کہ نکاح اور طلاق دونوں میں شرع نے وکالت کا حق قائم رکھا ہے یعنی اگر عورت چاہے تو خود اپنے واسطے شوہر کو اپنا وکیل مطلق کر سکتی ہے اور مرد بھی ہو تو وہ خود اپنی تولیت کا پہلے سے چاہے تو وہ عورت مرد کو اپنی طرف سے نیابت طلاق جاری کرنے کا اختیار دے سکتا ہے نکاح خوانی اور طلاق دہی میں عدالت کی شرط نہیں۔ دو عادل گواہوں کی البتہ ضرورت ہے۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ نکاح میں ایجاب جو ہوتا ہے عورت کی جانب سے اور قبول ہوتا ہے مرد کی طرف سے طلاق میں ایجاب ہوتا ہے مرد کے اختیار میں اور طوعاً و کرہاً عورت کو قبول کرنا پڑتا ہے جس کو سب دیکھا کی مثال مرحوم مولوی جی والے کی ہوتی اس طرح قابو میں ہو سکتی ہے کہ بوقت نکاح اختیار طلاق ہو یعنی اگر عورت چاہے تو طلاق ہو جائے کی عبارت میں مہر وغیرہ کی تشریح و تفصیل کے بعد ایک فقرہ بڑھا دے۔

وہ میاں نکاح کر کے ... الا یہ کہ کوئی شخص حضرت بیا اولاد ... طلاق دیو ... مسکن خلیفہ بجناب شوہر جاوے ... گو میں اپنی مرضی ... ۔ وہاں اگر ... طلاق ... حاکم شرع ... کا فیصلہ کرے واجب ہوگا

امید ہے کہ انجمنیں ... خواتین ... اپنی اصلاح کر رہی
کر لیں گی۔ پیاری بہنوں جب تک ... [illegible]
اس ... [illegible]
ذکر ہے۔ ... صاحب ... [illegible]
[illegible]
... اس کی یہی سزا ہے۔

[illegible]

پنجاب ... خواتین کی انجمنوں کی کارروائیاں
[illegible]

[illegible] ... چغتائی کے اہم خیال توجہ دلائیں۔

راقم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... مسلمانوں ... [illegible]

... سارا کتب دیکھ لیا۔

حکایت استغفار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غذا[illegible]نی

لیجیے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگا لی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج تک

جزو علمی ہا اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

لیجیے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ٹھمریاں اور جوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی ٹھمریاں اور جوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں [illegible] کہ اگر آپ [illegible] سے ادا کرنے پر قادر [illegible] دکھا سکے [illegible] سمجھ لینے کے بعد [illegible] نہایت صفائی سے [illegible] کتاب میں لکھ دیے گئے [illegible] ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں [illegible] استاد خود تعلیم [illegible] ایک ستار [illegible] یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ [illegible] آپ اس کتاب میں پائیگا۔ [illegible] مصنف نے [illegible] صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں [illegible] ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

الملتمس: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ